عبادات

فیض احمد بھٹی
متعلّم مدینہ یونیورسٹی

قربانی اور مسائل

اللہ کریم کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ نارِ جہنم کا ایندھن بنے، اِسی لئے اس نے اپنے انبیاے کرام کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے جنت کے راستے ہموار کئے اور ایسے ایسے عظیم اور آسان طریقے اور ذرائع مقرر کئے کہ جنہیں اپنا کر انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے، دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ ہوجاتا ہے اور جنت الفردوس اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ اُن طریقہ جات اور ذرائع میں سے قربانی کرنا بھی ایک ایسا عظیم الشان عمل ہے کہ جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوجاتی ہے اور اس کی دنیا و آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

لفظِ 'قربانی' کا معنی ومفہوم

لفظ قُرْبَانِيّ قَرَبَ يَقْرُبُ سے مصدر بروزن فُعْلان ہے جبکہ بعض اقوال کے مطابق یہ لفظ صیغہ اسم فاعل بروزن ضُربان ہے اور بعد میں اس کے آخر میں یاے نسبتی لگا دینے سے لفظ قُرباني بن گیا۔ (لسان العرب:۱/۶۶۲،۶۶۵)

اب یہ لفظ اُن جانوروں کے لئے عَلَم کی حیثیت اختیار کرچکا ہے جو عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے قُربانی کا معنی یہ ہوا کہ قریب کردینے والی۔ کیونکہ یہ عمل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کردیتا ہے، اس لئے اسے قربانی کہتے ہیں۔

قربانی کی ابتدا

قرآنِ حکیم کی اس آیتِ مبارکہ ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج:۳۴) سے معلوم ہوتا کہ قربانی شروع ہی سے ہر اُمت یعنی ہر قوم پر مقرر کی گئی تھی جبکہ قربانی دینے کے طریقے مختلف تھے۔ قرآنِ مجید میں یہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور ہے کہ سب سے پہلے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی، ایک بیٹے کی قربانی قبول ہوگئی جبکہ دوسرے کی ردّ کردی گئی۔قربانی کا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے پیارے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اللہ کی راہ میں پیش کردی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے ان کے بیٹے کی جگہ جنت سے بھیجے گئے دُنبے کو ذبح کروا دیا۔

قربانیوں کا یہ سلسلہ بدستور جاری رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کو بھی بذریعہ وحی قربانی دینے کا حکم فرمایا:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الکوثر:۱،۲)

''اے محمد ﷺ! ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی، لہٰذا آپ اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی بھی دیں۔''

اہمیتِ قربانی

قربانی کی اہمیت کا اندازہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی اِس حدیثِ پاک سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «من وجد سِعَة فلم يُضَحِّ فلا يَقربنّ مُصلانا» (سنن ابن ماجہ:۳۱۲۳ قال الالبانی: 'حسن'، مسند احمد:۲/۳۲۱) ''جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ میں داخل نہ ہو۔''

ایک دوسری حدیث سے بھی قربانی کی اہمیت واضح ہوتی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: «أقام رسول الله بالمدينة عشر سنين يُضحّى» ''نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی دیا کرتے تھے۔'' (جامع ترمذی:۱۵۰۷)

یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سال حجۃ الوداع کے موقع پر سو (۱۰۰) اونٹ نَحر (قربان) کئے جن میں سے تریسٹھ (۶۳) کو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کیا اور باقی کو ذبح کرنے کا کام حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور اس کے ساتھ اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے بھی ذبح فرمائی۔ (صحیح مسلم:۱۲۱۸)

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو، اسے لازمی طور پر قربانی کرنی چاہیئے بلکہ ایک جگہ پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «یاأیها الناس إن علی کل أهل بیت في کل عام أُضحِیَة» (ابوداؤد:۲۷۸۸)

''اے لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال قربانی دینا ضروری ہے۔'' (قال الالبانی:'حسن')

اس بنا پر بعض ائمہ کرام نے قربانی کو صاحبِ استطاعت پر 'واجب' بھی قرار دیا ہے۔

فضائل قربانی

◉ قربانی اور قربانی دینے والے کی فضیلت میں کئی ایک احادیث منقول ہیں، جیسا کہ ایک مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«ما عمل آدمي من عمل یوم النحر أحب إلی الله من إهراق الدم إنها لتأتي یوم القیامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وأن الدم لیقع من الله بمکان قبل أن یقع من الأرض فطیبوا بها نفسا» (ترمذی:۱۴۹۳، ابن ماجہ:۱۳۲۶)

''اللہ تعالیٰ کو عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی بھی عمل زیادہ محبوب نہیں ہوتا، بیشک روزِ قیامت قربانی کے جانور کا ثواب، سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت ملے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل ہی قربانی بارگاہ الٰہی میں قبول ہوجاتی ہے، لہٰذا بخوشی قربانی کیا کرو۔''

◉ ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے بایں الفاظ فضیلت قربانی کا تذکرہ فرمایا:

«استفرهوا ضحایا کم فإنها مطایاکم علی الصراط»

''یعنی موٹے اور تازے جانوروں کی قربانی کیا کرو، کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گے۔'' (تلخیص الحبیر:۴/۱۳۸، کنز العمال:۱۲۱۷۷)

حقیقتِ قربانی اور اس کا اجر وثواب

◉ صحابہ کرامؓ نے ایک دن عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «سنة أبیکم إبراهیم» یعنی ''یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔''

◉ پھر عرض کیا کہ ان قربانیوں کا اجر وثواب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پورے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی۔'' (سنن ابن ماجہ:۳۱۲۷)

www.KitaboSunnat.com

◉ ایک اور حدیثِ مبارک میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «من ضحّٰى طيبة نفسه محتسبا لأضحيته كانت له حجابا من النار» (معجم کبیر از طبرانی، جامع الصغیر)

''جس نے خوشی کے ساتھ قربانی کی اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی اُمید بھی رکھی تو یہ قربانی اس کے لئے جہنم کے مقابلہ میں ڈھال بن جائے گی۔''☆

اہم مسائل قربانی

قربانی کے جانور کو خریدتے وقت اچھی طرح چیک کرلیں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو کیونکہ بازاروں اور منڈیوں میں رطب و یابس دونوں طرح کی اشیا موجود ہوتی ہیں۔ مسائل واحکامِ قربانی کتبِ احادیث اور کتبِ فقہ میں تفصیلی طور پر موجود ہیں، ذیل میں ہم چند اہم اور ضروری مسائل کا بالترتیب اور بحوالہ تذکرہ کرتے ہیں۔ اِن شاء اللہ

① بکرا ہو، مینڈھا ہو، گائے ہو یا اونٹ سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ مُسِنَّة ہوں، ہاں اگر کسی مجبوری کے پیش نظر مُسنة نہ ملے تو پھر بھیڑ کا جَذْعَة بھی کیا جاسکتا ہے: «لا تذبحوا إلا مسنة إلا أن يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن» (صحیح مسلم: ۱۹۶۴)

حدیثِ مذکور میں موجود لفظ مُسِنّة کے بارے اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد دو دانتوں والا یعنی دوندا جانور ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ایک سال تک کی عمر کا جانور ہے۔ جبکہ راجح قول یہی ہے کہ مُسنَّة سے مراد دوندا جانور ہے۔ جیسا کہ لغات، شرحِ مشکوٰۃ، مجمع البحار اور تاج العروس وغیرہ میں مذکور ہے۔ پھر ایک اور حدیث سے اس قول کی تائید ملتی ہے جس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

«ضحوا بالثنايا» (نصب الراية للزيلعي: ۲۱۶/۴)

''یعنی تم دو دانتوں والے (دوندے) جانوروں کی قربانی کیا کرو۔''

مندرجہ بالا احادیث واقوال سے ثابت ہوا کہ قربانی کے لئے جانور کا مُسنَّة ہونا ضروری ہے جبکہ مسنة سے مراد دوندا جانور ہی ہے۔ صحیح مسلم کی مذکورہ روایت میں یہ بھی ثابت ہے

☆ 'فضائل قربانی' اور 'حقیقتِ قربانی' کے زیرعنوان ذکر کردہ تمام احادیث کو علامہ البانیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن واضح رہے کہ اس سے قربانی کی اہمیت یا سنتِ مؤکدہ ہونے پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: 'فضائل قربانی کی احادیث کا علمی وتحقیقی جائزہ' از غازی عزیر مبارکپوری (محدث، اپریل ۱۹۹۳ء)

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر کسی شرعی مجبوری کی بنا پر مُسنة میسر نہ ہوسکے تو بھیڑ کا جذعه قُربانی کرنا جائز ہے۔

یہاں مناسب ہوگا کہ لفظ جذعة کی بھی کچھ وضاحت ہوجائے کیونکہ بعض لوگ اس لفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بالکل چھوٹے چھوٹے جانور قربانی کے لئے ذبح کرلیتے ہیں اور تمام جانوروں کے بچوں کو بطورِ قربانی ذبح کرنا جائز بھی سمجھتے ہیں حالانکہ صحیح مسلم کی اس حدیث سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ جذعة یعنی بھیڑ کا بچہ اسی صورت میں قربانی کرنا جائز ہے جب کوئی ایسی مجبوری پیدا ہوجائے جس کے پیش نظر دوندا ملنا محال ہوجائے بصورتِ دیگر نہیں۔ رہی بات لفظ جذعة تو یہ لفظ مضبوط اور قوی کے معنی میں آتا ہے، نیز یہ مُسنَّة کا نصف ہوتا ہے۔

اب جب آپ ﷺ نے جذعة من الضأن کی قید لگا دی تو ظاہر یہ ہوا کہ دوندا نہ ملنے کی صورت میں جذعة قربان کیا جاسکتا ہے لیکن وہ جنس بھیڑ سے ہو نہ کہ کسی اور جنس سے۔ جیسا کہ اس بات کو حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اور علامہ ابن عثیمین نے الشرح المُمتع میں راجح قرار دیا ہے۔ بعض اہل علم نے اس بات کو واضح کیا کہ جذعة ضأن تقریباً گیارہ سے بارہ ماہ تک کے بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم ☆

② قربانی کا جانور موٹا تازہ اور صحت مند ہونا چاہئے۔ (سنن ابوداود، جامع ترمذی)

③ قربانی کے لئے کمزور، بیمار، لاغر، لنگڑا، معذور، کانا، بھینگا، کان کٹا اور سینگ ٹوٹا، یعنی ناقص وعیب دار جانور نہیں ہونا چاہئے۔ (سنن ابوداود، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

④ خصی جانور کی قربانی کرنا جائز ہے کیونکہ خصی ہونا کوئی نقص نہیں ہے۔

(مسند احمد، سنن ابوداود، سنن نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

⑤ آلاتِ قربانی مثلاً چھری، ٹوکہ وغیرہ جانوروں سے چھپا کر تیز کریں ◉ نیز ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ اس عمل سے جانور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (معجم طبرانی، مستدرک حاکم)

⑥ قربانی کا جانور مالک خود ذبح کرے یا پھر کم از کم بوقتِ ذبح قریب کھڑا رہے کیونکہ جانور

☆ اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لئے محدث کے شمارہ اپریل ۱۹۹۹ء میں شائع ہونے والا مضمون ملاحظہ کریں: ''جذعة من الضأن کی تحقیق'' از مولانا عبدالرحمٰن عزیز الہ آبادی

◉ مزید تفصیل کیلئے: جانور ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ از ڈاکٹر شفیق الرحمٰن کیلانی (مطبوعہ محدث اپریل ۲۰۰۰ء)

www.KitaboSunnat.com

کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے قبل ہی گناہِ (صغیرہ) معاف ہوجاتے ہیں۔

(صحیح مسلم، مسند بزار)

⑦ قربانی نمازِ عید پڑھنے کے بعد ذبح کرنی چاہیئے کیونکہ جو قربانی قبل از نماز عید کی جائے وہ قربانی شمار نہیں ہوتی بلکہ عام صدقہ ہوگا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

⑧ ایک جانور پورے گھر یعنی اہل خانہ کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔(سنن ابوداؤد) ہاں اگر کوئی استطاعت رکھتا ہو تو ہر فرد کی طرف سے الگ الگ قربانی بھی کی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

⑨ کسی فوت شدہ شخص کی طرف سے بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر اس وقت کہ جب آدمی خود بھی اپنی طرف سے قربانی دے اور میت کے لئے علیحدہ دے۔

(صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی)

⑩ گائے میں سات حصے دار اور اونٹ میں بھی سات حصے دار شریک ہوسکتے ہیں۔ (صحیح مسلم) ایک دوسری روایت کے مطابق اونٹ میں دس حصے دار بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ)

⑪ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ اپنے لئے ۲۔ اپنے عزیز واقارب، دوست احباب اور ہمسایوں کے لئے

۳۔ غربا، فقراء اور مساکین کیلئے (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الحج اور الشرح المُمتع :۷/۴۸۱۔۴۸۲)

⑫ قربانی کی کھال اور گوشت قصاب کو ہرگز نہ دیں بلکہ ذبح کرنے کی اُجرت علیحدہ دیں اور کھال صدقہ کردیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

⑬ قربانی کی کھالیں وہیں استعمال کریں جہاں زکوۃ استعمال ہوسکتی ہے، جیسا کہ دینی مدارس، غربا، فقرا اور مساکین وغیرہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

⑭ قربانی کی رقم کسی دوسرے اچھے کام پر خرچ کرنے سے نہ تو قربانی کا ثواب ملتا ہے اور نہ ہی یہ قربانی کا بدل بن سکتا ہے۔ (سنن دارقطنی)

⑮ عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور بعد میں قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، صحیح ابن حبان)

www.KitaboSunnat.com

⑯ جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ لینے کے بعد قربانی ذبح کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ نیز جو کوئی قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بھی اگر یہ عمل اپنائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اجر وثواب سے نوازے گا۔ (صحیح مسلم، سنن ابوداؤد)

مسنون طریقۂ قربانی: قربانی کے جانور کو اس طرح زمین پر لٹائیں کہ اس کا پیٹ اور منہ قبلہ رُخ ہو، پھر بائیں ہاتھ میں اس کا منہ پکڑ لیں جبکہ دایاں پاؤں اس کی گردن پر رکھیں اور پھر تکبیر یعنی «بسم الله ، الله أكبر» پڑھ کر ذبح کردیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) ذخیرۂ احادیث میں اور بہت سی دعائیں بھی موجود ہیں جنہیں بوقتِ قربانی پڑھا جاسکتا ہے۔

فلسفہ قربانی

① اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اجتماعی طور پر منظر پیدا ہوجاتا ہے۔

② مسلمانوں کی اجتماعی قوت نمایاں طور پر ظاہر ہوجاتی ہے۔

③ جن لوگوں کو سال بھر گوشت دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، انہیں بھی قربانی کے روز وافر مقدار میں گوشت مل جاتا ہے۔

④ قربانی کی کھالوں سے غربا، فقرا اور مساکین وغیرہ کی مالی امداد ہوجاتی ہے۔

⑤ مختلف مصنوعات جو کہ چمڑے اور ہڈیوں سے بنائی جاتی ہیں، ان کے لئے وافر مقدار میں میٹریل مہیا ہوجاتا ہے۔

قربانی سے اللہ تعالیٰ کو کیا مطلوب ہے؟

اگر دیکھا جائے تو قربانی کے جانور کا گوشت پوست ہمارے کام آتا ہے بلکہ اس کے کھالوں اور بالوں وغیرہ سے ہم ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کو قربانی سے کیا مطلوب ہے؟ وہ اس سے کیا چاہتا ہے؟ تو جواب میں یہ آیتِ مبارکہ سامنے آجاتی ہے کہ

﴿لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج:٣٧)

''اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت وخون نہیں پہنچتا بلکہ اس کے پاس تو تقویٰ پہنچتا ہے۔''

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تو صرف اور صرف اخلاص وتقویٰ مطلوب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قربانی جیسے عظیم عمل میں ہر قسم کے دکھاوے سے بچنا چاہئے اور صرف رضائے الٰہی کے لئے قربانی ہونی چاہئے کیونکہ وہ تو سینوں کے بھیدوں کو بھی جاننے والا ہے۔

www.KitaboSunnat.com